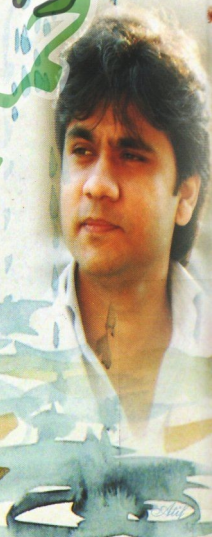


پاکستان بھیک جاتی ہیں

کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کھنگن ہوتا
تو بڑے پیار سے چاکرے بڑے مان کے ساتھ
اپنی نازک سی گلہائی میں چڑھاتی مجھ کو
اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لحوں میں
تو کسی سوچ میں ڈوبتی جو گھماتی مجھ کو
میں ترے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا
جب کبھی موڈ میں آکر مجھے چومنا کرتی
تیرے ہونٹوں کی نینں جدت سے دہک سا جاتا
کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا
کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کھنگن ہوتا

وصی شاہ



آنکھیں بھونک جاتی ہیں

وصی شاہ

حمیدی



میرے اللہ تیرا شکر ہے۔

(وصی)

یا اللہ! تیرا شکر ہے
”رحمتیں، برکتیں، وسعتیں“



قائمشاہ
دکتر شاہ
عزیز خان

انتباہ
تمام پیش رو کا مواد محض کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کتاب بذریعہ نصابی کاپی
فرہادت کرنے والے کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

(حقوق اشاعت محفوظ)

ماں کے نام

یہ کامیابیاں عزت یہ نام شرم سے ہے
خدا نے جو بھی دیا ہے مقام شرم سے ہے
تمہارے دم سے ہیں مرے لبوں میں کھلتے گلاب
مرے وجود کا سارا نظام شرم سے ہے
کہاں بساط جہاں اور میں کسمین و ناداں
یہ میری جیت کا سب اہتمام شرم سے ہے
جہاں جہاں ہے مری دشمنی سب میں ہوں
جہاں جہاں ہے مرا احترام شرم سے ہے

تذاعت 2010ء
ڈیزائن عاطفہ اقبال
کیوزنگ ایمان گرافکس، لاہور
پروڈکشن سیکر نسیم احمد جہان، 0321-4891178
مارکیٹنگ ریشم برمان، 0303-4920806
محمد قاسم، 0300-4557857
مطبع نعمان پرنٹنگ پریس
قیمت 195/-

ذمائی حق پبلی کیشنز
ہیڈ آفس: 2-A سوچا زمین چٹائی روڈ، محمود آباد، لاہور فون: 042-37220631
سب آفس: 25 ٹیڑھا مال لاہور۔ فون: 042-37325418

خوبصورت اور معیاری کتب چھپوانے کے لیے رابطہ کریں۔ عدلیہ خان: 0300-9422434

فہرست

- 11 (عباس تابش) "دعا کیجئے گا" ❁
- 14 دو شعر ❁
- 15 (نظم) کنگن ❁
- 17 تم مری آنکھ کے تیور نہ بھلا پاؤ گے ❁
- 19 سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں ❁
- 21 (نظم) تمہیں جاناں اجازت ہے ❁
- 23 اس کے ہاتھوں سے جو خوشبوئے حنا آتی ہے ❁
- 25 قلم ہوتی ہو تیشہ کہ ڈھال مت چھینو ❁
- 27 (نظم) LAST CALL ❁
- 29 (نظم) جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو ❁
- 31 (نظم) میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں۔۔! ❁
- 33 (نظم) خیال رکھنا ❁
- 36 دو شعر ❁
- 37 تیری جانب اگر چلے ہوتے ❁
- 39 دیار غیر میں کیسے تجھے صدا دیتے ❁

حمسہ

ایک شعر

سوچتے ہیں تجھے وضو کر کے
یوں ترا احترام کرتے ہیں

9..... آنکھیں بھیگ جانی میں

- 81 * دکھ درد میں ہمیشہ نکالے تمہارے خط
- 83 * دکھ درد کے ماروں سے مراد نہ کرنا
- 84 * گل زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
- 87 * تب یاد بہت تم آتے ہو (نظم)
- 89 * WELCOME (نظم)
- 91 * تمہارے لیے ایک نظم (نظم)
- 93 * پاگل لڑکی (نظم)
- 94 * ایک شعر
- 95 * دیا جانا (نظم)
- 96 * اُس کے بیٹے کے لیے ایک نظم (نظم)
- 99 * مجھے ہر کام سے پہلے (نظم)
- 101 * تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا (نظم)
- 102 * ایک شعر
- 103 * یہ کب کہا تھا نظاروں سے خوف آتا ہے
- 104 * دو شعر
- 105 * میں ہوں ترا خیال ہے اور چاند رات ہے
- 107 * فلک پہ چاند کے ہالے بھی سوگ کرتے ہیں
- 109 * آدھا چاند اور پورا دکھ (نظم)
- 110 * دو شعر
- 111 * تنبیہ (نظم)
- 113 * ابھی تو عشق میں ایسا بھی حال ہونا ہے
- 115 * واپسی کا نوہ (نظم)

8..... آنکھیں بھیگ جانی میں

- 41 * بھنوری گود میں جیسے کنارہ سا تھر رہتا ہے
- 43 * آج یوں موسم نے دی جشنِ محبت کی خبر
- 45 * جانِ جاں اہم کہتی تھیں (نظم)
- 48 * ایک شعر
- 49 * Bongoo Tycoon (نظم)
- 53 * سوچتا ہوں کہ اُسے نیند بھی آتی ہوگی
- 55 * ہزاروں دکھ پڑیں سہنا محبت مر نہیں سکتی
- 57 * کتنی راتیں کھلیں کتنے آنچل اُڑے چاند کو کیا خبر
- 59 * مجھ کو معلوم ہے تم بدل جاؤ گے باکے پردیس میں
- 61 * گلِ عجب سا تھو ہواریت پر
- 63 * خواب اور خوشبو (نظم)
- 64 * دو شعر
- 65 * یاد (نظم)
- 66 * تین شعر
- 67 * مری وفائے کھلانے تھے جو گلاب سارے جھلس گئے ہیں
- 69 * تمام شہر میں اب تو ہے راج کا توں کا
- 71 * میری آنکھوں کے سمندر میں جلے کسی ہے
- 73 * کسی کی آنکھ سے پتے پڑا کر کچھ نہیں ملتا
- 76 * ایک شعر
- 77 * مرثیہ (نظم)
- 78 * تین شعر
- 79 * سپردگی (نظم)

117

(نظم)

119

121

123

126

128

(نظم)

✿ ایک شعر

✿ ضد

✿ میں اس حصار سے نگلوں تو اور کچھ سوچوں

✿ کیسا مفتوح سا منظر ہے کئی صدیوں سے

✿ پابہ بند اور مرے چاروں طرف تہمائیاں

✿ دیا رو پر لڑ رہے تو در کا پ رہا ہے

✿ کک

حمسید

”دُعا کیجئے گا“

وہ اُس شام بہت اُداس تھا۔ میں نے پوچھا تم نے یہ بھول کس کے لیے خریدے ہیں وہ کچھ بتاتا رہ گیا۔ میری تیز ساعت اس کی بے لفظ گفتگو سن کر۔ میں نے جھنجھلا کر کہا وہی تمہیں کیا ہو گیا ہے، نہ بول رہے ہو نہ چپ ہو! مجھے طے آئے وہ یا تنگ کرنے۔۔۔ اُس کے ہونٹوں پر ایک جملہ ابھرا۔۔۔ ”تاہش بھائی ایک سلسلہ بن رہا ہے دُعا کیجئے گا“ میں نے سوچا وہی احموری بات میں شاید ”کسی کی دُلف سے لازم ہے سلسلہ دل کا“ کی تفسیر بیان کر رہا ہے۔ اس جملے کے بعد خاموشی کا وقفہ طویل ہو گیا ادھر مرے ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے چاند دکھائی دینے لگا۔ ماحول کی خاموشی میں۔ میں نے ایک بار پھر نگر پھینکا۔۔۔ وہی کوئی بات کرو۔۔۔ اب وہ اس کیفیت میں داخل ہو چکا تھا جب آدمی کل کر بات کرتا ہے۔ کہنے لگا تاہش بھائی آپ میری بات کو غلط سمجھے، میری منزل وہ نہیں جو میری عمر کے نوجوانوں کی ہوتی ہے۔ بلکہ میں ایک خوشی کے بھنور میں غوطے کھا رہا تھا۔ اس لیے آپ سے مکالمہ کا آغاز نہ کر سکا۔ اب میں اس چپ کی تہ سے نکل آیا ہوں، میں شاید اپنے دکھ تو کیا اپنی خوشی میں بھی کسی کو تشریح کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ میں نے پوچھا وہی اب تاؤ بھی کیا ایسی خوشی ہے جس سے تم اتنے ”Excited“ ہو رہے ہو۔۔۔ اس نے کھڑکی کے قریب آتے ہوئے چاند کو دیکھا، پھر ان پھولوں کو منگھا جو وہ اپنے ساتھ لا یا تھا۔ پھر گویا ہوا۔۔۔ میں نے ایک ٹی وی سیریل کا آئیڈیا پاکستان آری کو دیا ہے یہ سیریل پاک فوج کے کمانڈرز کے گرد گھومے گا۔۔۔ یہاں تک کہہ پایا تھا کہ پھر وہی جملہ گونجا۔۔۔ ”تاہش بھائی بس آپ دعا کیجئے گا۔۔۔“ میں سوچ میں پڑ گیا کہ اس بار دھاڑ کے زمانے میں یہ نوجوان کہاں سے آ گیا جو بار ”دُعا“ کا لفظ استعمال کر رہا ہے۔ جس کے بے ساختہ پن میں دُعاؤں کی خوشبو رہی ہوئی ہے۔ مجھے اس شام یہ اندازہ ہو گیا کہ وہی ضرور کسی کارنامے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اگر اسی جمل اور یقین سے اس نے کام کیا تو وہ بہت آگے جائے گا۔ وہ شام گزر گئی مگر ”دُعا کیجئے گا“

کے الفاظ مرے کان میں گونجتے رہے۔

میں ایک شام دن بھری تھکن سمیٹ کر گھر پہنچا تھا کہ میری بیگم نے بتایا آج رات پاکستان ٹیلی ویژن پر ویسی کے ڈرامے ”آہن“ کی پہلی قسط ٹیلی کاسٹ ہو رہی ہے۔ میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ گیا آنکھیں سکرین پر جم گئیں۔۔۔ ساعت میں ”وہا کھینے گا“ کے الفاظ رس گھولنے لگے۔ پہلی قسط کے اختتام پر میں بہت دور نکل گیا۔۔۔ میرے لیے اس ڈرامے کا ”خوشی بھر اصدد“ برداشت کرنا اس لیے آسان تھا کہ میں ویسی کو اس کی روح تک جانتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ ”جو بچہ رات کو بلا تاغماں کے پاؤں دبا کر سونے کا عادی ہو زمانہ اُس کے پاؤں پڑا کرتا ہے“ ویسی کے سریل سے اُسے جو عزت ملی وہ قابلِ رشک ہے۔ وہ جہاں بھی جا رہا ہو لوگ اُسے پہچانتے اور اپنی بخت پیش کرتے ہیں میں نے سنا ہے کہ کئی آنچل اور کئی آنکھوں کے کنارے اُس کے لیے تر ہوتے ہیں، کئی خون سے لکھے ہوئے خط اُسے روزانہ ڈاک سے ملتے ہیں، لیکن وہ کہیں آنکھ بھر کے نہیں دیکھتا، یہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی کو بہت جانے والے ہوں اور وہ مجھ سے میں تو حیدر کا قائل ہو مگر ویسی اب بھی اسی کا ہے جس کا اُن دنوں میں تھا جب اس کا کوئی نہیں تھا۔ میرے خیال میں ویسی کو جی شہرت اور جی محبت ملی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر وہ افسار برقرار ہے جس نے اسے اُس مقام تک پہنچایا ہے میں جب یہ پوچھا ہوں کہ یہ سب کچھ اُس نے کیسے حاصل کر لیا تو میں اس نتیجے پر پہنچتا ہوں کہ اس کے پس پشت ضرور کوئی روحانی طاقت موجود ہے۔

جن دنوں ”آہن“ سریل چل رہا تھا، مجھ سے یہ کہا گیا ویسی تمہارا دوست ہے، اُس سے ”نگن“ لکھوا کر دو۔۔۔ میں نے ایک دو بار ناک بھون چڑھایا، اپنی شیاری کا زخم آڑے آیا لیکن میں مرتا کیا نہ کرتا۔۔۔ اُس سے لفظ لکھوا کر دینا پڑی۔ ایک دوست نے اس سے کہا ویسی مجھے ”نگن“ لفظ لکھ کر دو۔۔۔ ویسی نے لفظ لکھی، دوسرے دن وہ دوست موبائل فون ہاتھ میں لیے آدھکا، بولا ویسی میاں! جانتے ہو یہ موبائل کہاں سے آیا ہے؟ وہ کہنے لگا۔۔۔ خریدا ہوگا اور کہاں سے آتا ہے؟ دوست کہنے لگا۔۔۔ ایک لڑکی نے فرمائش کی تھی کہ اگر تم ویسی کے ہاتھ کی گھسی ہوئی لقمہ ”نگن“ لا دو تو میں تمہیں ایک موبائل گفٹ کروں گی۔ ویسی اور میں اُس کے کارنامے پر حیران دور رہے تھے۔ ویسی کی شاعری واقعی ایسی ہے کہ محبت کرنے والے اس سے اپنا اُلوسیدھا کر سکتے

ہیں۔

آج کے دور میں کہ جب سریل چل رہی ہوتی ہے۔ لوگوں میں اس کے بڑے چرچے ہوتے ہیں۔ ادھر سریل ختم ہوئی۔ ادھر شہرت کا در بند ہو گیا۔ لیکن ویسی کے معاملے میں ایسا نہیں۔ میں ایک صاحب سے ویسی کا غائبانہ تعارف کر رہا تھا۔ مگر وہ اُسے پہچان نہیں رہا ہے تھے۔ پھر میں نے ”نگن“ کا حوالہ دیا تو چونک پڑے کہنے لگے اس لفظ کی، مجھ سے فرمائش کی گئی ہے۔ ایک دوست نے خط لکھا ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو ”نگن“ لقمہ ہمیں سے پیدا کرو۔ لقمہ نہ ملی تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔

ویسی کو جتنی محبت مل رہی ہے۔ اُس میں اس کے ڈرامے سے زیادہ اس کی جی شاعری کا دخل ہے۔ وہ میری طرح بہت زیادہ مصرعہ سازی کے چکر میں نہیں پڑتا، اور نہ ہی وہ کتابوں کے انبار لگانے کا قائل ہے۔ وہ کافی دیر تک چپ کے بھنور میں رہتا ہے۔ پھر وہ کھاتا ہے جب وہ کلام کرتا ہے، شاعری کرتا ہے۔

ویسی کے بارے میں یہ باتیں تحریر کرتے ہوئے، میں بے ربط ہو رہا ہوں مشکل دو تین خطے لکھ پاتا ہوں کہ پھر وہی آواز کان میں گونجنے لگتی ہے۔ ”تا بائیں بھائی! ایک سلسلہ بن رہا ہے آپ وہاں بیٹھے گا“، لیکن اس بار وہ سلسلہ اس کتاب کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ اسے پڑھیں، انہیں پڑھا میں جن سے ”آپ محبت کرتے ہیں“ میں ویسی کے لیے دعا کرتا ہوں۔

عباس تابش

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رٹریوم ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو یو
- ✧ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریخ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے
- ✧ کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
- ✧ سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ پیریمل کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
- ✧ ابن صفی کی مکمل ریخ
- ✧ ایڈفری لنکس، لنکس کو میسے کمانے
- ✧ کے لئے شرک نہیں کیا جاتا

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

کنگن

کاش میں تیرے حسین ہاتھ کا کنگن ہوتا
 تو بڑے پیار سے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ
 اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو
 اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لحوں میں
 تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو
 میں ترے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا
 جب کبھی موڈ میں آ کر مجھے چوما کرتی
 تیرے ہونٹوں کی میں حدت سے دہک سا جاتا
 رات کو جب بھی تو نیندوں کے سفر پر جاتی

دو شعر حمیدی

یہ بھی ممکن ہے کسی روز نہ پہچانوں اُسے
 وہ جو ہر بار نیا بھیس بدل لیتا ہے
 بار بار مجھ سے کہا تھا مرے یاروں نے وہی
 عشق دریا ہے جو بچوں کو نگل لیتا ہے

————— ❦ —————



تم مری آنکھ کے تیور نہ بھلا پاؤ گے
ان کہی بات کو سمجھو گے تو یاد آؤں گا

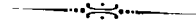
ہم نے خوشیوں کی طرح دکھ بھی اکٹھے دیکھے
صفیرِ زیست کو پلٹو گے تو یاد آؤں گا

اس جدائی میں تم اندر سے بکھر جاؤ گے
کسی معذور کو دیکھو گے تو یاد آؤں گا

اسی انداز میں ہوتے تھے مخاطب مجھ سے
خط کسی اور کو لکھو گے تو یاد آؤں گا

میری خوشبو تمہیں کھولے گی گلابوں کی طرح
تم اگر خود سے نہ بولو گے تو یاد آؤں گا

مرمر میں ہاتھ کا اک تکیہ بنایا کرتی
میں ترے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا
تیری زلفوں کو ترے گال کو چوما کرتا
جب بھی تو بند قبا کھولنے لگتی جاناں
اپنی آنکھوں کو ترے حُسن سے خیرہ کرتا
مجھ کو بے تاب سا رکھتا تری چاہت کا نشہ
میں تری رُوح کے گلشن میں مہکتا رہتا
میں ترے جسم کے آنگن میں کھلتا رہتا
کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا
کاش میں تیرے حُسن ہاتھ کا سنگن ہوتا





سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
 تری آنکھوں کو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
 تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
 کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
 تیری یادوں کی خوشبو کھڑکیوں میں قص کرتی ہے
 ترے غم میں سلگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
 میں ہنس کے چھیل لیتا ہوں جدائی کی سبھی رسمیں
 گلے جب اُس کے لگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
 نہ جانے ہو گیا ہوں اس قدر حساس میں کب سے
 کسی سے بات کرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

سرد راتوں کے مہکتے ہوئے سناٹوں میں
 جب کسی پھول کو چومو گے تو یاد آؤں گا

آج تو محفلِ یاراں پہ ہو مغرور بہت
 جب کبھی ٹوٹ کے نکھرو گے تو یاد آؤں گا

اب تو یہ اُشک میں ہونٹوں سے پڑ لیتا ہوں
 ہاتھ سے خود انہیں پونچھو گے تو یاد آؤں گا

شال پہنائے گا اب کون دسمبر میں تمہیں
 بارشوں میں کبھی بھیگو گے تو یاد آؤں گا

حادثے آئیں گے جیون میں تو تم ہو کے نڈھال
 کسی دیوار کو تھامو گے تو یاد آؤں گا

اس میں شال ہے مرے بخت کی تاریکی بھی
 تم سیہ رنگ جو پہنو گے تو یاد آؤں گا

.....

وہ سب گزرے ہوئے لمحات مجھ کو یاد آتے ہیں
تمہارے خط جو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

میں سارا دن بہت مصروف رہتا ہوں مگر جو نبی
قدم چوکھٹ پہ رکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہر اک مفلس کے ماتھے پر الم کی داستاںیں ہیں
کوئی چہرہ بھی پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

بڑے لوگوں کے اُونچے بد نما اور سرد محلوں کو
غریب آنکھوں سے نکلتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ترے کوچے سے اب میرا تعلق واجبی سا ہے
مگر جب بھی گزرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہزاروں موسموں کی حکمرانی ہے مرے دل پر
وہی میں جب بھی ہنستا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تمہیں جاناں اجازت ہے

تمہیں جاناں اجازت ہے.....!

کہ ان تاریک راہوں پر

تھکن سی خود میں پاؤ تو

اندھیروں سے کبھی دل ڈول جائے

تھک سی جاؤ تو

مرے جلتے ہوئے لمحوں

مرے کنگال ہاتھوں سے چھڑا کے اپنے ہاتھوں کو

فضا کی ننگی سے تم نئے گیتوں کو چن لینا

حسین پکلوں کی نوکوں پر نئے کچھ خواب بن لینا

کوئی گر پوچھ لے میرا تو اس سے ذکر مت کرنا

مرے جیون کی جلتی دو پہر سے بے غرض ہو کر
تم اپنی چاندنی راتوں میں جگنو پالتی رہنا
مری تنہائیوں کی وحشتوں کی فکر مت کرنا
تمہیں اس کی اجازت ہے

مرے سب خط جلا دینا

مرے تحفوں کو دریا میں بہانا یا دبا دینا

میری ہریاد کو دل سے کھرچنا اور مٹا دینا

تمہیں بالکل اجازت ہے

کہ جب چاہو بھلا دینا

مگر اتنی گزارش ہے

اگر ایسا نہ ہو جاناں

تو اچھا ہے.....!



اُس کے ہاتھوں سے جو خوشبوئے حنا آتی ہے
ایسا لگتا ہے کہ جنت سے ہوا آتی ہے

چومنے دار کو کس دھج سے چلا ہے کوئی
آج کس ناز سے مقتل میں قضا آتی ہے

نہ کبھی کوئی کرے تجھ سے ترے جیسا سلوک
ہاتھ اٹھتے ہی یہی لب پہ دُعا آتی ہے

تیرے غم کو یہ برہنہ نہیں رہنے دیتی
میری آنکھوں پہ جو اشکوں کی ردا آتی ہے

اُس کے چہرے کی تمازت بھی ہے شامل اِس میں
آج تپتی ہوئی ساون کی گھٹا آتی ہے

گھومنے جب بھی ترے شہر میں جاتی ہے وفا
بین کرتی ہوئی واپس وہ سدا آتی ہے

ہے وہی بات ہر اک لب پہ بہت عام یہاں
ہم سے جو کہتے ہوئے ان کو حیا آتی ہے

.....

میر سی



قلم ہو تیغ ہو تیشہ کہ ڈھال مت چھینو
کبھی کسی سے کسی کا کمال مت چھینو

خوشی اسی میں اگر ہے تو ہر خوشی لے لو
یہ دکھ یہ درد یہ خون و ملال مت چھینو

اسی خلش کے سبب پھر مجھے ابھرتا ہے
خدا کے واسطے عہد زوال مت چھینو

میں چھوڑ سکتا نہیں ساتھ استقامت کا
مری اذان سے جوشِ بلال مت چھینو

ابھی کتاب نہ چھینو تم ان کے ہاتھوں سے
ہمارے بچوں کاُسن و جمال مت چھینو

ہماری آنکھ میں یادوں کے زخم رہنے دو
ہمارے ہاتھ سے بھولوں کی ڈال مت چھینو

ابھی بجھاؤ نہ کیئرل نہ کیک کاٹو ابھی
کچھ اور دیر مرا پچھلا سال مت چھینو

LAST CALL

کل ہمیشہ کی طرح اُس نے کہا یہ فون پر
میں بہت مصروف ہوں مجھ کو بہت سے کام ہیں
اس لیے تم آؤ ملنے میں تو آسکتی نہیں
ہر روایت توڑ کر اس بار میں نے کہہ دیا
تم جو ہو مصروف تو میں بھی بہت مصروف ہوں
تم جو ہو مشہور تو میں بھی بہت معروف ہوں
تم اگر غمگین ہو میں بھی بہت رنجور ہوں
تم تھکن سے چور تو میں بھی تھکن سے چور ہوں

جان من ہے وقت میرا بھی بہت ہی قیمتی
 کچھ پرانے دوستوں نے ملنے آنا ہے ابھی
 میں بھی اب فارغ نہیں مجھ کو بھی لاکھوں کام ہیں
 ورنہ کہنے کو تو سب لمحے تمہارے نام ہیں
 میری آنکھیں بھی بہت بوجھل ہیں سونا ہے مجھے
 رتجگوں کے بعد اب نیندوں میں کھوتا ہے مجھے
 میں لہو اپنی آناؤں کا بہا سکتا نہیں
 تم نہیں آتیں تو ملنے میں بھی آسکتا نہیں
 اس کو یہ کہہ کے وہی میں نے رسیور رکھ دیا
 اور پھر اپنی آنا کے پاؤں پہ سر رکھ دیا

————— ❦ —————

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو
 تو ایک بھی شب نہ سو سکو گے
 کہ لاکھ چاہو نہ ہنس سکو گے
 ہزار چاہو نہ رو سکو گے
 کہ خواب کیا ہیں عذاب ہیں یہ
 مرے دکھوں کی کتاب ہیں یہ
 رفاقتیں ان میں چھوٹی ہیں
 محبتیں ان میں روٹتی ہیں

بچتی ہیں ان میں وحشتیں سی
 اذیتیں ان میں پھوٹی ہیں
 انہی کے ڈر سے خزاں ہیں جذبے
 انہی سے شانیں سی ٹوٹی ہیں
 غموں کی بندش ہیں خواب میرے
 دکھوں کی بارش ہیں خواب میرے
 اُبل رہا ہے دکھوں کا لاوا
 رہین آتش ہیں خواب میرے
 خیال سارے جھلس گئے ہیں
 سنگلتی خواہش ہیں خواب میرے
 اکھڑتی سانسیں ہیں زندگی کی
 لہو کی سازش ہیں خواب میرے

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو
 تو ایک شب بھی نہ سو سکو گے

————— ❦ —————

میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں.....!

جب بھی رات کو گھر آتا ہوں
 اپنے دروازے پہ دستک دیتے لمے
 اکثر میری سوچ یہ مجھ سے کہتی ہے
 آج تو دروازہ کھولے لگی
 مجھ کو دیکھ کے مسکائے گی
 میرا ماتھا چومے گی
 شرمائے گی

گھر میں داخل ہو کر میں بھی کوئی شرارت کر دوں گا
 تو خود میں سمٹ کر رہ جائے گی
 میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں
 کیا کیا سوچا کرتا ہوں
 میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں.....!!

خیال رکھنا

اُدھوری باتیں ہی زندگی ہیں
 وہ گزری باتیں ہی زندگی ہیں
 اگر چہ دل کی اُداس اُبڑی ہوئی رُتوں میں
 بکھر گئی ہیں
 کئی زمانوں سے ساری باتیں
 وہ گزری باتیں
 سلکتی شاموں کے جلنے بجھنے الاؤ ہی میں
 پکھل گئی ہیں
 ادھوری باتیں.....

حمسیری

آنکھیں بھیگ جاتی ہیں..... 34

ضروری باتیں.....

یہ خشک ہوتی ہوئی رگوں کی سیاہ قبروں میں نیم مُردہ

ڈسی ہوئی خواہشوں کے ہمراہ

مُندھی ہوئی ہیں

یہ آنکھ کی پتلیوں میں تھک کے

کھٹکتی پلکوں پہ سو گئی ہیں

تمام باتیں درست جاتاں

تمام خدشے بجا ہیں لیکن

ہر ایک امکان زندگی میں

رگوں میں اور رُوح کی زمیں میں

!نہی کی یادیں بھٹک رہی ہیں

!نہی کے دم سے ضعیف جذبوں، ٹھٹھرتے لفظوں

بجھی تمناؤں میں رمتق ہے

آدھوری باتیں ہی زندگی ہیں

وہ گزری باتیں ہی زندگی ہیں

خیال رکھنا.....!

آنکھیں بھیگ جاتی ہیں..... 35

آدھوری باتیں بھلا نہ دینا

ضروری باتیں.....

وہ گزری باتیں بھلا نہ دینا

خیال رکھنا.....

خیال رکھنا.....!

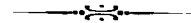




تیری جانب اگر چلے ہوتے
ہم نہ یوں در بدر ہوئے ہوتے
ساری دنیا ہے میری مٹھی میں
کون آئے گا اب ترے ہوتے
اور اب کیوں نہیں بھاتے تم
اتنے وعدے نہیں کیے ہوتے

تعمیر دو شعر

جب تیری یاد میں مصرعہ کوئی لکھتے بیٹھا
میں نے کاغذ پہ بھی چھالوں کا گُلستاں دیکھا
تُو نے دیکھا ہے منڈیروں پہ چراغوں کو فقط
میں نے جلتا ہوا ہر دور میں انساں دیکھا



پا لیا میں نے ساری دُنیا کو
کوئی خواہش نہیں ترے ہوتے

اُس کی آنکھوں میں بار پانے کو
کاش ہم خواب بن گئے ہوتے



دیارِ غیر میں کیسے تجھے صدا دیتے
ٹوٹل بھی جاتا تو آخر تجھے گنوا دیتے

تہی نے ہم کو سُنا یا نہ اپنا دُکھ ورنہ
دُعا وہ کرتے کہ ہم آسماں ہلا دیتے

ہمیں یہ زعم رہا اب کے وہ پکاریں گے
انہیں یہ ضد تھی کہ ہر بار ہم صدا دیتے

وہ تیرا غم تھا کہ تاثیر میرے لہجے کی
کہ جس کو حال سُنا تے اُسے رُلا دیتے

تحمسیدی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شاندار پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رٹریوم ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو یو
- ✧ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریخ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے
- ✧ کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
- ✧ سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ پیریمل کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
- ✧ ابن صفی کی مکمل ریخ
- ✧ ایڈفری لنکس، لنکس کو میسج کمانے
- ✧ کے لئے شرٹک نہیں کیا جاتا

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

تمہیں بھلانا ہی اول تو دسترس میں نہیں!
جو اختیار بھی ہوتا تو کیا بھلا دیتے؟

ہم اپنے بچوں سے کیسے کہیں کہ یہ گویا
ہمارے بس میں جو ہوتی تو ہم ولا دیتے

تمہاری یاد نے کوئی جواب ہی نہ دیا
مرے خیال کے آنسو رہے صدا دیتے

ساعتوں کو میں تا عمر کو ستا سید
وہ کچھ نہ کہتے مگر ہونٹ تو ہلا دیتے



بھنور کی گود میں جیسے کنارہ ساتھ رہتا ہے
کچھ ایسے ہی تمہارا اور ہمارا ساتھ رہتا ہے

محبت ہو کہ نفرت ہو اسی سے مشورہ ہوگا
مری ہر کیفیت میں استخارہ ساتھ رہتا ہے

سفر میں عین ممکن ہے میں خود کو چھوڑ دوں لیکن
دُعا میں کرنے والوں کا سہارا ساتھ رہتا ہے

مرے مولانا مجھ کو چاہتوں کی سلطنت دے دی
مگر پہلی محبت کا خسارہ ساتھ رہتا ہے

اگر سید مرے لب پر محبت ہی محبت ہے
تو پھر یہ کس لیے نفرت کا دھارا ساتھ رہتا ہے



حمسیدی



آج یوں موسم نے دی جشن محبت کی خبر
بُھوٹ کر رونے لگے ہیں میں، محبت اور تم

ہم نے جو نبی کر لیا محسوس منزل ہے قریب
راستے کھونے لگتے ہیں میں، محبت اور تم

چاند کی کرنوں نے ہم کو اس طرح بوسہ دیا
دیوتا ہونے لگے ہیں میں، محبت اور تم

آنکھیں بھیگی جاتی ہیں 45

دھر گیا اِزام جب سے اپنی حرمت پر کوئی
بارشیں دھونے لگے ہیں میں، محبت اور تم

آج پھر محرومیوں کی داستانیں اڑھ کر
خاک میں سونے لگے ہیں میں، محبت اور تم

کھو گئے انداز بھی، آواز بھی، الفاظ بھی
خاصی ڈھونے لگے ہیں میں، محبت اور تم

جانِ جاناں! تم کہتی تھیں

جانِ جاناں

تم کہتی تھیں

جانو آپ! مرے بچے ہو

مجھ کو ایسا لگتا ہے تم اڑھ کے میرے لہو کو

میرے بدن میں سونے رہے ہو

میری رُوح کا نشہ پی کر میرے اندر کھوئے رہے ہو

میرے جسم کا ہی حصہ ہو

گھلی ہوئی ویران سڑک پر
 رات کی بھیگی تنہائی میں
 سُن سُن کرتی ہوا کے جھونکوں کے مقتل میں
 چھوڑ کے تنہا
 منزل والی روشن راہ پہ چل سکتی ہے
 کیا کوئی ماں
 ایسا بھی کچھ کر سکتی ہے
 لیکن تم نے یہی کیا ہے
 جانِ جاناں.....!!

جان جاناں! تم کہتی تھیں
 جانو! آپ مرے بچے ہو
 لیکن ایسے
 جس کو میں آنچل کے گوشوں میں تو چھپا کر رکھ سکتی ہوں
 جس کو آنکھ کی تپلی میں پنہاں تو کر سکتی ہوں لیکن
 اس بچے کو
 جانو آپ کو
 دنیا کی نظروں میں لانا نہیں ہے ممکن
 بڑا کٹھن ہے
 اس دھرتی کی ظالم رسمیں
 سب جھگڑے اور سبھی مسائل
 کب تسلیم نہیں ہیں مجھ کو
 لیکن جاناں
 یہ بتلاؤ
 کیا کوئی ماں
 اپنے بچے کو سردی میں

Bongoo Tycoon

جب میں گھر سے نکل رہا تھا
 چلتے چلتے
 میرے سینے سے ہٹتے پل
 دھیرے سے اک سرگوشی میں
 اُس نے کہا تھا
 دیکھیں چاہے کچھ ہو جائے
 روز مجھے Ring کیجئے گا
 پھر جب اُس کے ہاتھ اور نظریں

حمیدی

ایک شعر

میں ترے ہونٹ کے جس تل کو بہت چومتا تھا
 اب وہ خوابوں میں چمکتا ہے ستارے کی طرح

.....

آنکھیں بھیگ جاتی ہیں.....51

سوچ رہا ہوں
تہائی کے یہ دو ہفتے
اُس پر صدیوں جیسے ہوں گے
لیکن یہ بھی جانتا ہے دل
اُس کو بے حد شکوے ہوں گے
تڑپی ہوگی
بُھپ کر تیکے میں راتوں کو روئی ہوگی
خفا خفا سی
لیکن گھر میں داخل ہو کر
جب میں اُس کے ماتھے پر اک بوسہ دوں گا
اُن ہونٹوں پر ہونٹ رکھوں گا
اور کہوں گا
”یار مجھے تم یاد آئیں تھیں
لمحے لمحے میں سوا بار“
بس اتنا ہی کہنا ہوگا
اور وہ پگلی
اپنا سب کچھ سو نپ کے کچھ کو

آنکھیں بھیگ جاتی ہیں.....50

دونوں میری نائی پر تھیں
کہنے لگی
”آپ نہیں ہوتے ہیں تو میں بالکل خالی ہو جاتی ہوں“
چھوڑ نہیں سکتے یہ Business
آپ مجھے کیوں تڑپاتے ہیں
اچھا دیکھیں یوں کرتے ہیں
اک دن خط اور اک دن فون
میں نے اُس کو بوسہ دے کر
اُس سے کہا تھا
اَب کے چاہے کچھ ہو جائے
خط لکھوں گا فون کروں گا
ہائے لیکن خود سر فطرت
اور کچھ کاروبار کے جھنجھٹ
ناں تو اُس کو فون کیا تھا
اور نہ کوئی خط لکھ پایا
ناں کوئی Message ناهے کارڈ
اِس جو گھ کولوٹ رہا ہوں

میرے سینے لگ جائے گی
 پھر جب اُس کے ہاتھ اور نظریں
 دونوں میرے سینے کے بالوں پر ہوں گے
 (وہ سینہ جو اُن آنکھوں سے بھینگا ہوگا)

سرگوشی میں مجھ سے کہے گی
 آپ بھلا اب کچھ بھی کر لیں
 ہرگز اب ناں جانے دوں گی
 سچی آپ تو بہت بُرے ہیں
 بہت بُرے ہیں
 ”ہیں ناں بوگڑو“۔۔۔!



سوچتا ہوں کہ اُسے نیند بھی آتی ہوگی
 یا مری طرح فقط آنکھ بہاتی ہوگی

وہی مری شکل مرا نام بھلانے والی
 اپنی تصویر سے کیا آنکھ ملاتی ہوگی

اس زمیں پر بھی ہے سیلاب مرے آنکھوں سے
 میرے ماتم کی صدا عرش ہلاتی ہوگی

شام ہوتے ہی وہ چوکھٹ پہ جلا کر شمعیں
 اپنی پلکوں پہ کئی خواب سُلّاتی ہوگی



ہزاروں دکھ پڑیں سہنا محبت مَر نہیں سکتی
ہے تُم سے بس یہی کہنا محبت مَر نہیں سکتی

ترا ہر بار مرے خط کو پڑھنا اور رو دینا
مرا ہر بار لکھ دینا محبت مَر نہیں سکتی

کیا تھا ہم نے کیسے کی ندی پر اک حسین وعدہ
بھلے ہم کو پڑے مرنا محبت مَر نہیں سکتی

جہاں میں جب تک پہنچی چمکتے اُڑتے پھرتے ہیں
ہے جب تک پُھول کا کھلنا محبت مَر نہیں سکتی

اُس نے سلوا بھی لیے ہوں گے سیاہ رنگ لباس
اَب محرم کی طرح عید مناتی ہوگی

ہوتی ہوگی مرے بوسے کی طلب میں پاگل
جب بھی زُلفوں میں کوئی پُھول سجاتی ہوگی

میرے تاریک زمانوں سے نکلنے والی
روشنی تجھ کو مری یاد دلاتی ہوگی

دل کی معصوم رگیں خود ہی سلگتی ہوں گی
جونہی تصویر کا کونہ وہ جلاتی ہوگی

زوپ دے کر مجھے اُس میں کسی شہزادے کا
اپنے بچوں کو کہانی وہ سُناتی ہوگی



پرانے عہد کو جب زندہ کرنے کا خیال آئے
مجھے بس اتنا لکھ دینا محبت مَر نہیں سکتی

وہ تیرا بھر کی حُب فون رکھنے سے ذرا پہلے
بہت روتے ہوئے کہا، محبت مَر نہیں سکتی

اگر ہم حسرتوں کی قبر میں ہی دفن ہو جائیں
تو یہ کتبوں پہ لکھ دینا محبت مَر نہیں سکتی

پرانے رابطوں کو پھرنے وعدے کی خواہش ہے
ذرا اک بار تو کہنا محبت مَر نہیں سکتی

گئے لمحات فرصت کے کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں
وہ پیروں ہاتھ پر لکھنا محبت مَر نہیں سکتی



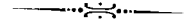
کتنی زلفیں کھلیں کتنے آنچل اڑے چاند کو کیا خبر
کتنا ماتم ہوا کتنے آنسو بہے چاند کو کیا خبر

مدتوں اُس کی خواہش میں چلتے رہے ہاتھ آتا نہیں
چاہ میں اُس کی پیروں میں ہیں آبلے چاند کو کیا خبر

وہ جو نکلا نہیں تو بھٹکتے رہے ہیں مُسافر کئی
اور لٹتے رہے ہیں کئی قافلے چاند کو کیا خبر

وہ تو اپنی ہی نگری میں مدہوش ہے کب سے خاموش ہے
کون راجہ بنا کتنے سید لٹے، چاند کو کیا خمیر

اس کو دعویٰ بہت بیٹھے پن کا دہسی چاندنی سے کہو
اس کی کرنوں سے کتنے ہی گھر جل گئے چاند کو کیا خمیر



مجھ کو معلوم ہے تم بدل جاؤ گے جا کے پردیس میں
چاہتوں کی حدوں سے نکل جاؤ گے جا کے پردیس میں

راکھ ہو جائے گی قریبوں میں مہکتی ہوئی زندگی
ہجر کی آگ میں پگھل جاؤ گے جا کے پردیس میں

سب کو بھولو گے پر اپنے بچوں کی جب تم کو یاد آئے گی
خود بھی بچوں کی صورت مچل جاؤ گے جا کے پردیس میں

اپنی پہچان کو خواہشوں کے سمندر میں گر کھو دیا
داستانوں میں پھر تم بھی ڈھل جاؤ گے جا کے پردیس میں

حمسیدی

عین ممکن ہے جب تم وہاں جاؤ تو اور بڑھ جائیں دکھ
کس نے تم سے کہا ہے بہل جاؤ گے جا کے پردیس میں

یہ بتاؤں تمہیں سردیاں آگ برسائیں گی اس جگہ
سوچ لو اب بھی تم ورنہ جل جاؤ گے جا کے پردیس میں

تم پہ یوں ہاتھ ڈالیں گی تنہائیاں ایک وقت آئے گا
کوئی آہٹ بھی ہوگی دل جاؤ گے جا کے پردیس میں



کل عجب سانحہ سا ہوا ریت پر
نام تیرا نہیں لکھ سکا ریت پر

کس کی آواز سے تھم گئے ہیں قدم
پھر سے کس نے مجھے دی صداریت پر

اُس کی آنکھوں سے شعلے نکلتے رہے
ناچتی رہ گئی کل گھٹا ریت پر

تُو نے جو بھی ہوا سے کہا رہ گیا
مٹ گیا میں نے جو بھی لکھا ریت پر

آنکھیں بھہگ جانی میں 63

خواب اور خوشبو

خواب اور خوشبو
دونوں ہی آزادہ رو ہیں
دونوں قید نہیں ہو سکتے
میرے خواب
تمہاری خوشبو.....!

آنکھیں بھہگ جانی میں 62

میں تمہیں چومنا چاہتا ہوں ابھی
اُس نے مجھ سے یہ اک دن کہا ریت پر
اب یہ صحرا ہی تیرے مقدر میں ہیں
ٹوٹنے مانگی ہی کیوں تھی دعا ریت پر
ایک شعلہ اٹھا اُس جگہ سے وہی
میرا آنسو جہاں گر گیا ریت پر

یاد

شب کے پچھلے پہر تک
میں لیتا رہا ہچکیاں
اور پھر سو گئے شام

تمہیری
دو شعر

اندھیری رات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا
ہم اپنی ذات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا

دکھوں نے بانٹ لیا ہے تمہارے بعد ہمیں
تمہارے ہات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رٹریوم ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو یو
- ✧ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے
- ✧ کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
- ✧ سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ پیریمل کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
- ✧ ابن صفی کی مکمل رینج
- ✧ ایڈفری لنکس، لنکس کو میسج کمانے
- ✧ کے لئے شرٹک نہیں کیا جاتا

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



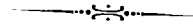
twitter.com/paksociety1



مری وفانے کھلائے تھے جو گلاب سارے ٹھلس گئے ہیں
 تمہاری آنکھوں میں جس قدر تھے وہ خواب سارے ٹھلس گئے ہیں
 مری زمیں کو کسی نئے حادثے کا ہے انتظار شاید
 گناہ پھلنے لگے ہیں اجر و ثواب سارے ٹھلس گئے ہیں
 جو تم گئے تو مری نظر پہ حقیقتوں کے عذاب اترے
 یہ سوچتا ہوں کہ کیا کروں گا سرب سارے ٹھلس گئے ہیں
 یہ معجزہ صرف ایک شب کی مسافروں کے سبب ہوا ہے
 تمہارے اور میرے درمیان کے حجاب سارے ٹھلس گئے ہیں

تین شعر

جب تمہاری آنکھ ہو گہرے سمندر کی طرح
 کیوں نہ لگتا ہو سمندر دیدہ تر کی طرح
 اس لیے روشن کیا ہے تیرے چہرے کا چراغ
 دوپہر تاریک ہے میرے مقدر کی طرح
 ناشناسا جس کی دیواریں ہیں در بھی اجنبی
 وہ ملا تھا مجھ کو ہمیشہ اک نئے گھر کی طرح



اُسے بتانا کہ اُس کی یادوں کے سارے صفحے جلا چکا ہوں
کتابِ دل میں رقم تھے جتنے وہ باب سارے جھلس گئے ہیں

نظر اٹھاؤں میں جس طرف بھی مہیب سائے ہیں ظلمتوں کے
یہ کیا کہ میرے نصیب کے ماتاب سارے جھلس گئے ہیں

تمہاری نظروں کی یہ پیش ہے کہ میرے لفظوں پہ آبلے ہیں
سوال سارے جھلس گئے ہیں جواب سارے جھلس گئے ہیں

یہ آگ خاموشیوں کی کیسی تمہاری آنکھوں میں تیرتی ہے
تمہارے ہونٹوں پہ درج تھے جو نصاب سارے جھلس گئے ہیں



تمام شہر میں اب تو ہے راج کانٹوں کا
مجھے قبول نہیں یہ سماج کانٹوں کا

چلو کہ کچھ تو تسلی ہوئی مرے دل کو
اسی میں خوش ہوں کہ پایا خراج کانٹوں کا

ہمارے پھول سے چہروں کو نوچنے والو
کبھی تو تم پہ بھی اترے اناج کانٹوں کا



یہ میری آنکھوں کے سمندر میں جلن کیسی ہے
آج پھر دل کو تڑپنے کی لگن کیسی ہے

اب کسی چھت پہ چراغوں کی قطاریں بھی نہیں
اب ترے شہر کی گلیوں میں گھٹن کیسی ہے

برف کے روپ میں ڈھل جائیں گے سارے رشتے
مجھ سے پوچھو کہ محبت کی آگن کیسی ہے

سنبھال سکتے نہیں ہم یہ غم کی جاگیریں
اتار لیجئے سر سے یہ تاج کانٹوں کا

یہ اور بات کہ گل کی طرح مہکتے رہے
وگرنہ رکھتے تھے ہم بھی مزاج کانٹوں کا

بہت عجیب سے لہجے میں بات کرتا ہے
ہے آج پھول میں کچھ امتزاج کانٹوں کا

مہمیر کی

میں ترے وصل کی خواہش کو نہ مرنے دوں گا
موسم ہجر کے لہجے میں تھکن کیسی ہے

ریگزاروں میں جو بنتی رہی کانٹوں کی ردا
اُس کی مجبوری آنکھوں میں کرن کیسی ہے

مجھے معصوم سی لڑکی پہ ترس آتا ہے
اسے دیکھو تو محبت میں لگن کیسی ہے



کسی کی آنکھ سے سنے چُرا کر کچھ نہیں ملتا
مُنڈیروں سے چراغوں کو بچھا کر کچھ نہیں ملتا

ہماری سوچ کی پرداز کو روکے نہیں کوئی
نئے افلاک پہ پہرے بٹھا کر کچھ نہیں ملتا

کوئی اک آدھ سپنا ہو تو پھرا چھا بھی لگتا ہے
ہزاروں خواب آنکھوں میں سجا کر کچھ نہیں ملتا

میں

عُمل کی سوکھتی رگ میں ذرا سا خون شامل کر
مرے ہدم فقط باتیں بنا کر کچھ نہیں ملتا

اُسے میں پیار کرتا ہوں تو مجھ کو چین آتا ہے
وہ کہتا ہے اُسے مجھ کو سنا کر کچھ نہیں ملتا

مجھے اکثر ستاروں سے یہی آواز آتی ہے
کسی کے ہجر میں نیندیں گنوا کر کچھ نہیں ملتا

جگر ہو جائے گا چھلنی یہ آنکھیں خون روئیں گی
وہی بے فیض لوگوں سے نبھا کر کچھ نہیں ملتا

.....

سکوں اُن کو نہیں ملتا کبھی پردیس جا کر بھی
جنہیں اپنے وطن سے دل لگا کر کچھ نہیں ملتا

اُسے کہنا کہ پلکوں پر نہ ٹانگے خواب کی جھار
سمندر کے کنارے گھر بنا کر کچھ نہیں ملتا

یہ اچھا ہے کہ آپس کے بھرم ناں ٹوٹنے پائیں
کبھی بھی دوستوں کو آزما کر کچھ نہیں ملتا

نہ جانے کون سے جذبے کی یوں تسکین کرتا ہوں
بظاہر تو تمہارے خط جلا کر کچھ نہیں ملتا

فقط تم سے ہی کرتا ہوں میں ساری راز کی باتیں
ہر اک کو داستانِ دل سنا کر کچھ نہیں ملتا

مرثیہ

میں وہ ننھا بچہ ہوں
بول نہیں سکتا ہے جو
اور اک اُجڑے اسٹیشن پر
اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہے
ماں بے چاری
جانے کب سے
مجھ کو چلتی گاڑی میں ہی ڈھونڈ رہی ہے

حمسپیدی
ایک شعر

دو کے بجائے چائے بنائی ہے ایک کپ
افسوس آج تو بھی فراموش ہو گیا

تین شعر

جب سے ترے خیال کا موسم ہوا ہے دوست
دُنیا کی دُھوپ چھاؤں سے آگے نکل گئے

مُردِ مُر کے اب بھی کھیت صدا میں دیا گئے
اب کے بھی تیرے گاؤں سے آگے نکل گئے

ہم کو پلٹ کے دیکھنا مشکل سا ہو گیا
شاید تری صداؤں سے آگے نکل گئے

————— ❦ —————

سپر دگی

آج وہ مدت بعد آئی بھی

بس یہ کہنے

جاناں!

مرے سارے خط لونا دو



دُکھ درد میں ہمیشہ نکالے تمہارے خط
اور مل گئی خوشی تو اُچھالے تمہارے خط

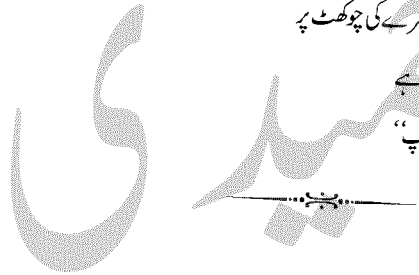
سب چوڑیاں تمہاری سمندر کو سوئپ دیں
اور کر دیئے ہوا کے حوالے تمہارے خط

مرے لُہو میں کُوج رہا ہے ہر ایک لفظ
میں نے رگوں کے دشت میں پالے تمہارے خط

یوں تو ہیں بے شمار وفا کی نشانیاں
لیکن ہر ایک شے سے نرالے تمہارے خط

سب تصویریں قلم کتابیں
واپس کر دو سارے تحفے
مجھ سے سب کچھ مانگنے والی

جاتے جاتے
میرے کمرے کی چوکھٹ پر
چھوڑ گئی ہے
”اپنا آپ“





دُکھ درد کے ماروں سے مرا ذکر نہ کرنا
گھر جاؤ تو یاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

وہ ضبط نہ کر پائیں گی آنکھوں کے سمندر
تم راہ گُزاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

بھولوں کے نشین میں رہا ہوں نہیں سدا سے
دیکھو کبھی خاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

شاید یہ اندھیرے ہی مجھے راہ دکھائیں
اب چاند ستاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

جیسے ہو عمر بھر کا آغاشہ غریب کا
کچھ اس طرح سے میں نے سنبھالے تمہارے خط

اہل بنز کو مجھ پہ وحسی اعتراض ہے
میں نے جو اپنے شعر میں ڈھالے تمہارے خط

پروا مجھے نہیں ہے کسی چاند کی وحسی
ظلمت کے دشت میں ہیں اُجالے تمہارے خط

.....

وہ میری کہانی کو غلط رنگ نہ دے دیں
افسانہ نگاروں سے برا ذکر نہ کرنا

شاید وہ مرے حال پہ بے ساختہ رو دیں
اس بار بہاروں سے برا ذکر نہ کرنا

لے جائیں گے گہرائی میں ٹم کو بھی بہا کر
دریا کے کناروں سے برا ذکر نہ کرنا

وہ شخص لے تو اُسے ہر بات بتانا
ٹم صرف اشاروں سے برا ذکر نہ کرنا



گل زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
تمہاری ”ہاں“ پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

درخت پر جو کبھی پھولوں سے ڈالا تھا
اُس اک نشاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

یہ ایک ہم کہ نئی بولیاں سدا بولیں
تری زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

ٹلگ رہی ہیں ذہن میں قبائیں لفظوں کی
مگر زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

تمہارے آنے پہ سورج کے ہاتھ چمکیں گے
مرے مکاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

تب یاد بہت تم آتے ہو

جب رات کی ناگن ڈستی ہے
 نسّ نسّ میں زہر اُرتا ہے
 جب چاند کی کرنیں تیزی سے
 اس دل کو چیر کے آتی ہیں
 جب آنکھ کے اندر ہی آنسو
 زنجیروں میں بندھ جاتے ہیں

سب جذبوں پر چھا جاتے ہو
 تب یاد بہت تم آتے ہو

ہر ایک سمت پکھلنے لگے ہیں سنائے
 ترے بیاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

جہاں جہاں تری خوشبو کے رنگ بکھرے ہیں
 وہاں وہاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

تری جدائی کے بل سے ہوا ہے عشق حنوط
 کہ اس جہاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

وہ ”ہاں“ کرے گی بہاروں میں اُس کا وعدہ تھا
 اُس ایک ”ہاں“ پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

وہ مجھ کو سوئپ گیا فرقتیں دبیر میں
 درختِ جاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

ہمارے لب تو دعائیں جلائے رکھتے ہیں
 پر آسماں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

جب درد کی جھانجر بجتی ہے
 جب رقص غموں کا ہوتا ہے
 خوابوں کی تال پہ سارے دکھ
 وحشت کے ساز بجاتے ہیں
 گاتے ہیں خواہش کی لے میں
 مستی میں جھومتے جاتے ہیں

سب جذبولں پر چھا جاتے ہو
 تب یاد بہت تم آتے ہو
 تب یاد بہت تم آتے ہو

Wel Come

رات کا پچھلا پہر ہے
 ماتمی ملیوں اوڑھے
 درد کی اُن وادیوں سے
 وحشتوں کے راستے سے
 لڑکھڑاتی

تمہارے لیے ایک نظم

دیکھیں جانو آپ اس بار
جلدی جلدی خط لکھئے گا
ورنہ.....ورنہ.....!
ورنہ میں کیا کر سکتی ہوں؟
رُولوں گی بس.....!
اب سے کتنے موسم پیچھے
میں اس کے خط پر رویا تھا
شاید پورا ہفتہ میری آنکھ میں لالی رچی رہی تھی
اور اب اتنے برسوں بعد
آج پرانے درد کھنگالے

ڈمکاتی

بال کھولے

بین کرتی

چاندنی کو ساتھ لے کر

میری جانب چل پڑی ہے

آ رہی ہے

تیری یاد.....

میر کی

پاگل لڑکی

پہلے میرے خط کے اُس نے
 اک انجانے خوف سے ڈر کر
 ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے
 اب
 ایک حسین احساس کے تابع
 جس کا کوئی نام نہیں ہے
 پچھلے کتنے ہی گھنٹوں سے
 دروازے کی اوٹ میں چھپ کر
 ٹکڑے جوڑ رہی ہے..... پاگل

پچھلے کتنے گھنٹوں سے
 اپنی اُس نادانی پر میں
 رہ رہ کر نرس پڑتا ہوں
 لیکن دُور کہیں آنکھوں میں
 انجانا سا آنسو اب بھی
 اُٹھتا ہے اور ڈب جاتا ہے
 چھپ جاتا ہے
 جیسے کتنے موسم پیچھے
 شاید پورا ہفتہ میری آنکھ میں لالی رہی تھی

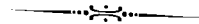
دیا جلانا

میں جانتا ہوں کہ اب چھتوں پر
 دیے جلانے کی رسم باقی نہیں رہی ہے
 مگر تمہیں میری یاد آئے
 تو یاد رکھو.....!
 تم اپنی آنکھوں سے
 آنسوؤں کے چمکتے موتی نہ گرنے دینا

حمیدی

ایک شعر

کہتے ہو کہ پھڑے کوئی مدت نہیں گزری
 لگتا ہے کبھی تم نے کیلنڈر نہیں دیکھا



بس اتنا کرنا

کہ اپنی چھت پر

مری محبت کی نظم کا کر

مری رفاقت کو یاد کر کے

دیا جانا

تم اپنی چھت پر کسی بھی کونے میں بیٹھ کر

اک دیا جانا.....!

بیداری

اُس کے بیٹے کے لیے ایک نظم

اے مرے چاند کی آغوش سے ابھرے ہوئے چاند
تیرے آنے سے مری شوخ کی سب مسکائیں
اُس کے مرجھائے ہوئے چہرے پہ لوٹ آئی ہیں
ٹوٹنے ہی اُس کے سلگتے ہوئے سب زخموں پر
اپنا نازک سا مہکتا ہوا مرہم رکھا
گویا صحراؤں میں برسات کا موسم رکھا
وقت کی آندھی نے اک پھول مرے آگن کا
گلشن غیر کے زندان میں لا پھینکا تھا
میں کہ جگنو تھا چھتے مجھ سے حوالے میرے
کھو گئے جانے کہاں سارے اُجالے میرے

وہ کہ تلی تھی سبھی رنگوں سے محروم ہوئی
 بجر کے درد میں دن رات وہ مغموم ہوئی
 بکھری بکھری سی وہ رہتی تھی مری سوچوں میں
 تیرے آنے سے مری شوخ نے خوشیاں پائیں
 تو جو ہنستا ہے تجھے دیکھ کے جی اٹھتی ہے
 تو جو روتا ہے تو گھبرا کے بکھر جاتی ہے
 مجھ سے وابستہ جو کرتی تھی مقدر اپنا
 اب سمجھتی ہے فقط تجھ کو سکندر اپنا
 اب تری ذات سے منسوب ہیں سانسیں اُس کی
 اور کھلتی ہیں ترے قُرب میں بانئیں اُس کی
 اے مرے چاند کی آغوش میں کھلتے ہوئے چاند
 تو نے مجھ پر عجب احسان کیا ہے پیارے
 اب ترے قُرب میں وہ مجھ کو بھلا تو دے گی
 بجر کے چلتے ہوئے دیپ بجھا تو دے گی

مجھے ہر کام سے پہلے

مجھے ہر کام سے پہلے
 سحر سے شام سے پہلے
 یہی اک کام کرنا ہے
 تمہارا نام لینا ہے
 تہی کو یاد کرنا ہے
 کہ جب بھی درد پینا ہے

تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا؟

بے سبب تو نہ تھیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا

ضبط کا حوصلہ بڑھا لینا
آنسوؤں کو کہیں چھپا لینا
کایتی ڈولتی صداؤں کو
چپ کی چادر سے ڈھانپ کر رکھنا
بے سبب بھی کبھی کبھی ہنستا
جب بھی ہو بات کوئی تلخی کی
موضوع گفتگو بدل دینا

بے سبب تو نہیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا

کہ جب بھی رُخم سینا ہے
غم دُنیا سے گھبرا کر
مجھے جب جام لینا ہے
تمہارا نام لینا ہے
تسہی کو یاد کرتا ہے
تمہاری یاد ہے دل میں
کہ اک صیاد ہے دل میں
کوئی برباد ہے دل میں
اُسے آباد کرتا ہے
تمہارا نام لینا ہے
تسہی کو یاد کرتا ہے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے
- ✧ کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
- ✧ سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ پیریمل کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
- ✧ ابن صفی کی مکمل ریچ
- ✧ ایڈفری لنکس، لنکس کو میسے کمانے
- ✧ کے لئے شرک نہیں کیا جاتا
- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیوم ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو یو
- ✧ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے
- ✧ ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریچ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1



یہ کب کہا تھا نظاروں سے خوف آتا ہے
مجھے تو چاند ستاروں سے خوف آتا ہے

میں دشمنوں کے کسی وار سے نہیں ڈرتا
مجھے تو اپنے ہی یاروں سے خوف آتا ہے

خزاں کا جبر تو سینے پہ روک لیتے ہیں
ہمیں اداس بہاروں سے خوف آتا ہے

ٹلے ہیں دوستو بیساکھیوں سے غم اتنے
مرے بدن کو سہاروں سے خوف آتا ہے

میں اِلتقات کی خندق سے دُور رہتا ہوں
تعلقات کے غاروں سے خوف آتا ہے



حمسیدی

ایک شعر

دُھویں کی لہر پہ تصویرِ رقص کرتی رہی
وہ سگرٹوں کے تسلسل میں یاد آتا رہا





میں ہوں ترا خیال ہے اور چاند رات ہے
دل درد سے نڈھال ہے اور چاند رات ہے

آنکھوں میں چھہ گئیں تری یادوں کی کرچیاں
کاندھوں پہ غم کی شال ہے اور چاند رات ہے

دل توڑ کے نموش نظاروں کا کیا ملا؟
شبم کا یہ سوال ہے اور چاند رات ہے

پھر تنلیاں سی اڑنے لگیں دشت خواب میں
پھر خواہش وصال ہے اور چاند رات ہے

تو شعر
میں

مجھ کو بھی خوف ترک تعلق نے آ لیا
وہ بھی اسی خیال سے اوروں کی ہو گئی

پہلے تو اُس کے ہاتھ کی مشعل بھیجی تھی
پھر یوں ہوا کہیں مری تقدیر کھو گئی



کیسپس کی نہر پر ہے ترا ہاتھ ہاتھ میں
موسم بھی لازوال ہے اور چاند رات ہے

ہر اک کلی نے اوڑھ لیا ماتمی لباس
ہر پھول پر ملال ہے اور چاند رات ہے

میری تو پور پور میں خوشبوسی بس گئی
اُس پر ترا خیال ہے اور چاند رات ہے

چھلکا سا پڑ رہا ہے دہشتوں کا رنگ
ہر چیز پہ زوال ہے اور چاند رات ہے

.....



فلک پہ چاند کے ہالے بھی سوگ کرتے ہیں
جو تُو نہیں تو اُجالے بھی سوگ کرتے ہیں

تمہارے ہاتھ کی چوڑی بھی بین کرتی ہے
ہمارے ہونٹ کے تالے بھی سوگ کرتے ہیں

مگر مگر میں وہ مکھرے ہیں ظلم کے منظر
ہماری رُوح کے چھالے بھی سوگ کرتے ہیں

اُسے کہو کہ ستم میں وہ کچھ کمی کر دے
کہ ظلم توڑنے والے بھی سوگ کرتے ہیں

تم اپنے دُکھ پہ اکیلے نہیں ہو افسردہ
تمہارے چاہنے والے بھی سوگ کرتے ہیں

حمیدری

آدھا چاند اور پورا دُکھ

جب سے تم بچھڑے ہو تب سے
آدھا چاند اگر دیکھوں تو
میری آنکھیں بھر آتی ہیں

تنبیہ

اے دلکش معصوم لڑکیو! تم
کبھی کسی سے بھی دکھ نہ کہنا

ان آنچلوں سے

کھٹکتی رنگین چوڑیوں سے

بدن کی اپنی ہی خوشبوؤں سے

پلک کے اٹھنے پلک جھپکنے

کی ساعتوں سے

چھتوں کے کونوں میں چھپ کے بیٹھی

وہ شوخ و شنگ اور ناز پروردی چاندنی سے

دیوں کی آؤ سے

دو شعر

ہر ایک شب مری تازہ عذاب میں گزری
تمہارے بعد تمہارے ہی خواب میں گزری

میں ایک پھول ہوں وہ مجھ کو رکھ کے بھول گیا
تمام عمر اسی کی کتاب میں گزری

————— ❦ —————

یا اُن کتب سے کہ جن میں پھولوں کے تپیلوں کے حسین دکھ ہوں
 پلنگ پہ سلوٹوں بھری صاف چادروں سے
 گدا زتلیوں سے جن میں زلفوں کی خوشبوئیں قص کر رہی ہوں
 تم آئینوں اور جگنوؤں سے
 سہیلیوں اور دوستوں سے
 کبھی بھی محسوس لڑکیو..... تم.....!

وہ دکھ نہ کہنا
 سیاہ راتوں میں جس کو اپنی
 اُداس آنکھوں سے
 اپنے ہی دل کی دھڑکنوں سے
 چھپا چھپا کر بکھر رہی تھیں
 کبھی بھی دیکھو وہ دکھ نہ کہنا
 کبھی بھی اے لڑکیو.....!
 وگرنہ.....!.....!.....!



ابھی تو عشق میں ایسا بھی حال ہوتا ہے
 کہ اٹک روکنا تم سے محال ہوتا ہے
 ہر ایک لب پہ ہیں میری وفا کے افسانے
 ترے ستم کو ابھی لازوال ہوتا ہے
 بجا کے خار ہیں لیکن بہار کی رت میں
 یہ طے ہے اب کے ہمیں بھی نہال ہوتا ہے
 تمہیں خبر ہی نہیں تم تو لوٹ جاؤ گے
 تمہارے ہجر میں لمحہ بھی سال ہوتا ہے

ہماری رُوح پہ جب بھی عذاب اُتریں گے
تمہاری یاد کو اِس دل کی ڈھال ہونا ہے

کبھی تو روئے گا وہ بھی کسی کی بانہوں میں
کبھی تو اُس کی ہنسی کو زوال ہونا ہے

ملیں گی ہم کو بھی اپنے نصیب کی خوشیاں
بس انتظار ہے کب یہ کمال ہونا ہے

ہر ایک شخص چلے گا ہماری راہوں پر
محبوبوں میں ہمیں وہ مثال ہونا ہے

زمانہ جس کے خم و پیچ میں اُلجھ جائے
ہماری ذات کو ایسا سوال ہونا ہے

وہی یقین ہے مجھ کو وہ لوٹ آئے گا
اُسے بھی اپنے کیے کا ملال ہونا ہے

واپسی کا نوحہ

تم سے میری بات ہوئی تھی

تم نے مجھ کو سمجھایا تھا

اپنی ذات سے باہر نکلو

گھر کو لوٹو

گھر کو دیکھو

اور بھی لوگ تمہارے دم سے زندہ ہیں

تم میں اپنی ساری خوشیاں

دیکھ رہے ہیں

سوچ لیا ہے

دیکھ لیا ہے

لوٹ آیا ہوں

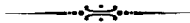
لیکن میرے اندر کوئی ٹوٹ گیا ہے

میرا

ایک شعر

اُس نے یہ میری محبت کو نیا موڑ دیا

آج میرے لیے بالوں کو کھلا چھوڑ دیا





میں اس حصار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں
تمہارے پیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

تری گلی کے علاوہ بھی اور قریبے ہیں
جو اس دیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

تمہارے ہجر کی صدیاں تمہارے وصل کے دن
میں اس شمار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

رچا ہوا ہے ترا عشق میری پوروں میں
میں اس شمار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

حمیدی

جانے کیوں پندرہ کا تنہا
اور اُدا سی پہنے چاند
مجھ کو اچھا لگتا ہے
شاید یوں

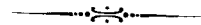
چودہ تو اب میری ضد ہے
کیونکہ چودہ کا خوش چاند
اُس کو اچھا لگتا تھا

یہ میرا جسم کہ ماتم سرائے حسرت ہے
میں اس مزار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ مجھ میں کون مرے رات دن سنبھالتا ہے
اس اختیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

تمہارے جسم کی خوشبو نے کر دیا مسور
اس آبتار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ بے قراری مری رُوح کا اُجالا ہے
میں اس قرار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں



کیسا مفتوح سا منظر ہے کئی صدیوں سے
میرے قدموں پہ مرا ستر ہے کئی صدیوں سے

خوف رہتا ہے نہ سیلاب کہیں لے جائے
میری پلکوں پہ ترا گھر ہے کئی صدیوں سے

اُس کے پانی میں بھی پہلے سا وہ ٹھہراؤ نہیں
تو بھی بے چین سندر ہے کئی صدیوں سے

آنکھوں میں سلگتے ہوئے سو جاتے ہیں
یہ مری آنکھ جو بنجر ہے کئی صدیوں سے

کون کہتا ہے ملاقات مری آج کی ہے
 تو مری روح کے اندر ہے کئی صدیوں سے
 یہ مجھے سانس بھی کھل کر نہیں لینے دیتا
 میری شہ رگ پہ جو خنجر ہے کئی صدیوں سے



پا برہنہ اور مرے چاروں طرف تنہائیاں
 چن رہا ہوں تیری یادوں کی سلگتی کرچیاں

کیا کہیں ترکِ تعلق کا ارادہ تو نہیں
 یاد جو کرنے لگے ہو تم پرانی تلخیاں

آہ! وہ موسم وہ ہیلے اور کنارہ نہر کا
 یاد آتی ہیں مجھے کیمپس کی ساری شوخیاں

کیا کسی وحشت زدہ موسم کا تم کو خوف ہے
 کس لیے خاموش ہو کھولو نا دل کی کھڑکیاں

اے مری ماں میں ہر اک ڈھوپ سے لڑ سکتا ہوں
 میرے سر پر تیری چادر ہے کئی صدیوں سے
 میں نے جس کے لیے ہر شخص کو ناراض کیا
 روٹھ جائے نہ یہی ڈر ہے کئی صدیوں سے
 اُس کی عادت ہے جزیں کاٹنے رہنے کی وہی
 جو مری ذات کا محور ہے کئی صدیوں سے



ہجر کے ساحل پہ کس کے منتظر بیٹھے ہو تم
اس سمندر سے بھلا کب لوتی ہیں کشتیاں

پھر کیسا ذائقہ موسم کا اس دل کو لگا
پھر سے آنکھوں میں اتر آئیں پرانی تلخیاں

کون جانے کس سے بدلہ لے رہا ہوں میں وصی
ایک مدت سے رگوں میں پال کر ویرانیاں



میں اُسے شہرت کے بام و در پہ پہنچانے کے بعد
اپنے دامن میں چھپالے جاؤں گا رسوائیاں

اپنی بربادی کا میں جا کر کے الزام دوں
اپنے ہاتھوں سے ڈبوئیں میں نے اپنی کشتیاں

جیت تو جاتا ہوں پھر بھی دکھ سا رہتا ہے مجھے
کب تک اُس سے میں کھیلوں گا شکستہ بازیاں

بولیاں لگتی ہیں اب بھی خوشبوؤں کے شہر میں
آج بھی بازار میں بکتی ہیں نازک تتلیاں

بیچے اس دل کا پھر ماہِ محرم آ گیا
ہاتھوں کا شور ہے اور چل رہی ہیں برچھیاں

یاد ہے مجھ کو دسمبر میں جدائی کی وہ رات
چاند کی کرنیں لہو میں بن گئیں چنگاریاں

آنکھوں کو پلٹ جاؤں نہ میں چھوڑ کے اُس کو
صحرا میں مرا خواب سفر کانپ رہا ہے

یا تو مری بینائی پہ ہے خوف مُسلط
یا نہر کے پانی میں شجر کانپ رہا ہے

بچھنے نہیں دُوں گائیں کبھی ہجر کے صدمے
دل میں تری یادوں کا شرر کانپ رہا ہے

—————بہتر—————



دیوار پہ لرزہ ہے تو دَر کانپ رہا ہے
بچھڑے ہو تو اُجڑا ہوا گھر کانپ رہا ہے
تم آنکھ کی پتلی میں مجھے سچ کو بھی دیکھو
مجرم تو نہیں ہے وہ اگر کانپ رہا ہے

ویران ہے اس درجہ ترے بعد مرا دل
اس شہر میں آتے ہوئے دُر کانپ رہا ہے

اک میں کہ جُدائی نے مجھے کر دیا ساکت
اک تُو ہے کہ صدمے سے اُدھر کانپ رہا ہے

کسک

مجھ سے وہ اکثر کہتی تھی
میری بس اتنی خواہش ہے
کچھ ایسی پہچانی جاؤں
آپ کے نام سے جانی جاؤں

مہدی
ایک شعر

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے
- ✧ کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
- ✧ سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ پیریمل کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
- ✧ ابن صفی کی مکمل ریچ
- ✧ ایڈفری لنکس، لنکس کو میسے کمانے
- ✧ کے لئے شرک نہیں کیا جاتا
- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو امیل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو یو
- ✧ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے
- ✧ ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریچ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

وصی شاہ کی نئی آنے والی کتاب میں سے

دل ہوش سے بیگانہ ، بیگانے کو کیا کہیے
چپ رہنا ہی بہتر ہے دیوانے کو کیا کہیے

کچھ بھی تو نہیں دیکھا اور کوچ کی تیاری
یوں آنے سے کیا حاصل دیوں جانے کو کیا کہیے

مہجور ہیں سب اپنی افتاد طہمت سے
ہو طمع سے کیا شکوہ ہونے کو کیا کہیے

تجھ سے ہی مرام ہیں ، تجھ سے ہی تکہ ہوگا
بیگانے سے کیا لینا ، بیگانے کو کیا کہیے

مانا کہ وصی شاہ سے تم کو ہیں بہت شکوے
دیوانہ ہے دیوانہ ، دیوانے کو کیا کہیے



اعزاز حق پہلی کیشنز

ہیڈ آفس: جی 25، پلاٹ نمبر 10، گلبرگ-II، لاہور۔

فون: 37220601، 37220603

سب آفس: جی 25، پلاٹ نمبر 10، گلبرگ-II، لاہور۔ فون: 37325418